بلّی بنی ملکہ

بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ کہانی

بلّی بنی ملکہ

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
----------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان
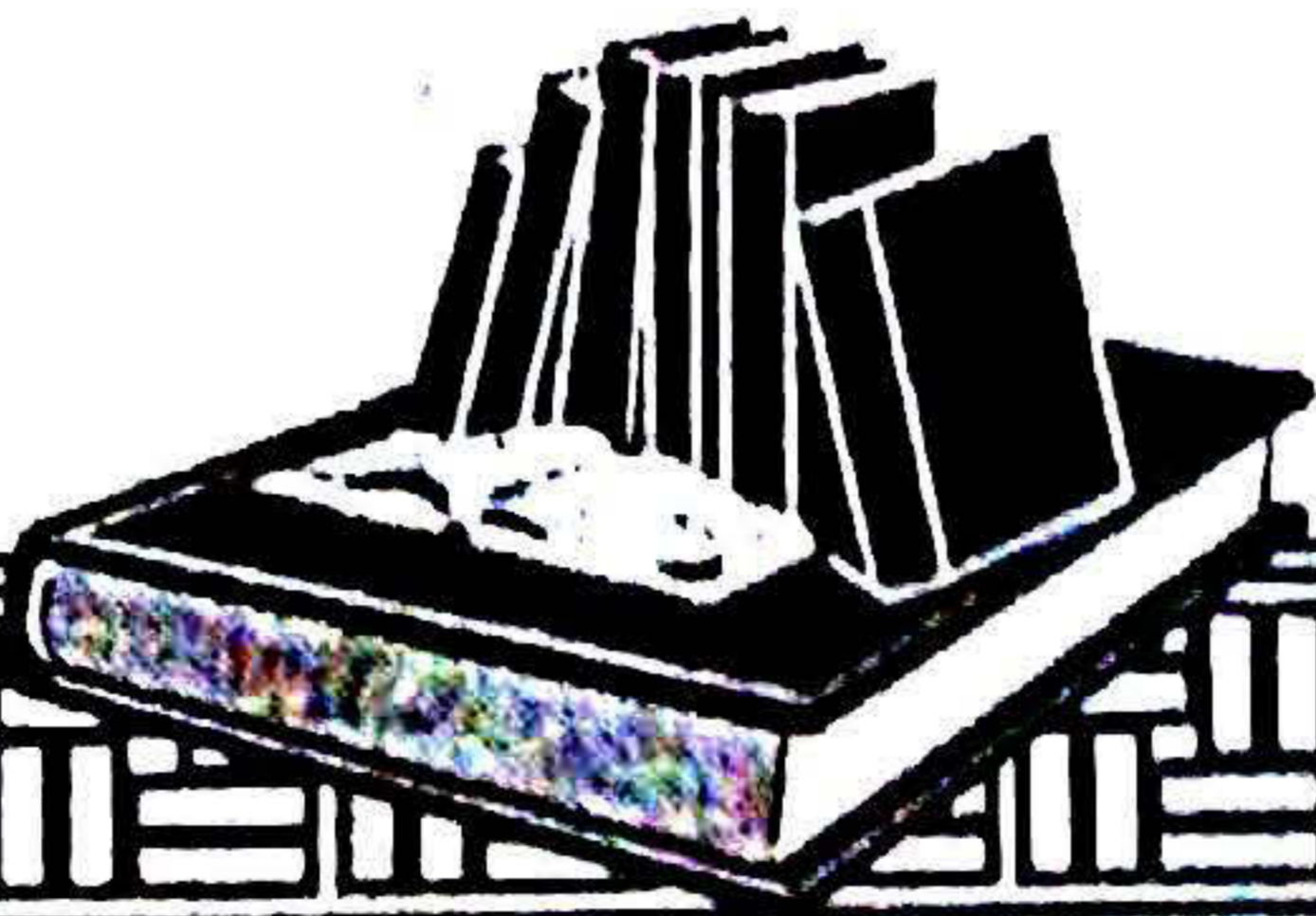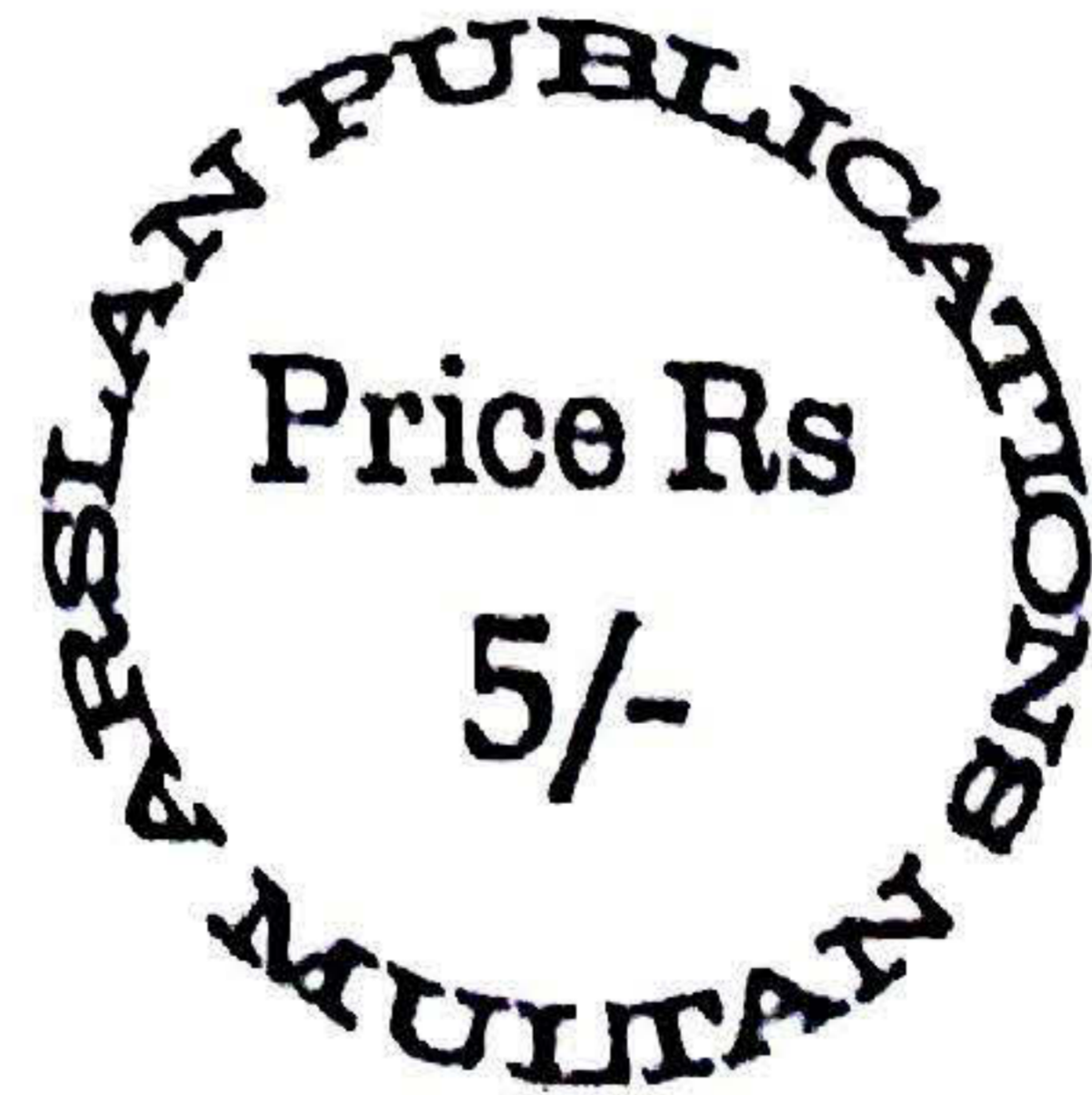
چوہوں کے قبیلے کا سردار چوہا نہایت پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ اس کے سر پر ایک لمبی اور نوکیلی ٹوپی تھی جو بار بار اس کے سر سے پھسل رہی تھی اور وہ بار بار اسے سنبھال رہا تھا۔

سردار چوہے نے دریائے سندھ کے قریب ایک جنگل میں ایک بڑے درخت کے نیچے اپنا بل بنا رکھا تھا اور درخت کے نیچے ایک اچھا خاصا سوراخ بنا ہوا تھا جہاں سردار چوہا بڑی شان سے رہتا تھا۔ اس کا یہ بل قبیلے کے چوہوں کے لئے کسی بادشاہ کے محل جیسا تھا۔ اسی لمحے اس کے بل میں قبیلے کا ایک عیار چوہا داخل ہوا۔ اس نے نہایت مؤدبانہ انداز میں سردار چوہے کو سلام کیا۔

''آپ نے مجھے یاد کیا تھا سردار''۔ عیار چوہے نے سردار چوہے سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ عیار چوہے۔ میں ایک پریشانی میں مبتلا ہوں۔ مجھے اس پریشانی کا کوئی حل سجھائی نہیں دے رہا ہے اسی لئے میں نے تمہیں بلایا ہے''۔ سردار چوہے نے کہا۔

''کیا پریشانی ہے سردار''۔ عیار چوہے نے پوچھا۔

''پریشانی بہت بڑی ہے عیار چوہے۔ میرا بیٹا موٹا چوہا پچھلے دنوں اپنی نانی سے ملنے کے لئے دوسرے قبیلے میں گیا تھا وہ ساتھ والے بلیوں کے قبیلے سے چھپ کر گیا تھا۔ اس کے جانے کا تو بلیوں کو پتہ نہیں چلا تھا لیکن اب جب میرا بیٹا اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ واپس یہاں آ رہا تھا تو وہ پانچوں جنگل کے سرے پر پہنچے تو وہاں موجود ایک موٹی بلی نے انہیں دیکھ لیا۔ موٹی بلی ان پر جھپٹ پڑی۔ موٹی بلی نے اس تیزی سے حملہ کیا تھا کہ اس نے فوراً تین چوہوں کو پکڑ کر ہلاک کر دیا تھا وہ میرے بیٹے اور دوسرے چوہے کو بھی ہلاک کرنا چاہتی تھی لیکن میرا بیٹا موٹی بلی

سے بچنے کے لئے فوراً ایک درخت کے سوراخ میں چھپ گیا۔ وہ سوراخ اتنا بڑا نہیں تھا کہ موٹی بلی اس میں گھس کر یا اس میں پنجہ ڈال کر اسے پکڑ سکے۔

دوسرا چوہا بھی اس بلی کے حملے سے بچ نکلا تھا وہ ایک بڑی چٹان کے نیچے بنے ہوئے سوراخ میں چھپ گیا تھا جہاں سے وہ اس بلی اور اس درخت کو دیکھ سکتا تھا جس میں میرا بیٹا چھپا ہوا تھا۔ میرے بیٹا جس درخت کے سوراخ میں چھپا ہوا ہے۔ بلی مرنے والے تین چوہوں کو لے کر وہاں بیٹھ کر کھا گئی ہے اور اس نے کہا ہے کہ وہ وہاں سے اس وقت تک نہیں اٹھے گی جب تک کہ وہ میرے بیٹے کو پکڑ کر اسے ہلاک کر کے کھا نہ جائے۔

میرے بیٹے کا ساتھی چوہا جو بچ گیا تھا۔ وہ بلی سے بچ کر اور چھپ کر واپس آ گیا ہے اور اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ بلی انتہائی خطرناک اور خونخوار ہے اور اس نے کہا ہے کہ وہ ہر حال میں میرے بیٹے کو ہلاک کر کے ہی دم لے گی۔ میں بے حد پریشان ہوں۔ میں اس چوہے کے ساتھ جنگل میں چھپ کر

خود وہاں گیا تھا۔ بلی واقعی بے حد موٹی اور طاقتور ہے اور وہ اس درخت کے نیچے اطمینان سے بیٹھی میرے بیٹے کے باہر آنے کا انتظار کر رہی ہے۔ بلی جانتی ہے کہ ہم چوہے زیادہ دیر تک بھوک پیاسے نہیں رہ سکتے۔ اس لئے بھوک پیاس مٹانے کے لئے ہمیں بلوں سے نکلنا ہی پڑتا ہے۔ بلی چاہتی ہے کہ جیسے ہی بھوک پیاس سے نڈھال ہو کر میرا بیٹا اس درخت کی کھوہ سے نکلے گا وہ اس پر جھپٹ پڑے گی اور اسے ہلاک کر کے اسی وقت کھا جائے گی"۔ سردار چوہے نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ کے بیٹے کی جان خطرے میں ہے"۔ عیار چوہے نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرے بیٹا صبح سے وہاں چھپا ہوا ہے اور اتنی دیر تک اس کا بھوکا پیاسا رہنا اس کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے۔ اگر اسے کھانے پینے کو کچھ نہ ملا تو وہ وہیں ہلاک ہو جائے گا اور اگر وہ درخت کی کھوہ سے باہر آیا تو بلی اسے ہلاک کر دے گی۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ میں اس خونخوار اور طاقتور

بلی سے اپنے اکلوتے بیٹے کی جان کیسے بچاؤں''۔ سردار چوہے نے پریشانی سے کہا۔

''اس کا تو ایک ہی طریقہ ہے سردار''۔ عیار چوہے نے سوچتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ جلدی بتاؤ۔ میرے بیٹے کو وہاں سے جلد سے جلد نکالنا بے حد ضروری ہے۔ اگر وہ رات بھر وہاں رکا رہا تو وہ بھوک پیاس سے ہی مر جائے گا''۔ سردار چوہے نے کہا۔

''جس طرح سے آپ بتا رہے ہیں کہ بلی بے حد طاقتور اور خونخوار ہے اسے کم از کم ڈرایا اور دھمکایا نہیں جا سکتا ہے''۔ عیار چوہے نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے بھی یہی لگ رہا ہے کہ اس بلی کو ڈرا دھمکا کر کہیں بھگایا نہیں جا سکتا''۔ سردار چوہے نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تب پھر اس بلی کو احمق بنا کر اسے ہلاک کرنا پڑے گا''۔ عیار چوہے نے کہا۔

''احمق بنا کر ہلاک کرنا ہو گا۔ کیا مطلب''۔ سردار چوہے نے چونک کر پوچھا۔

''سردار۔ اگر ہم نے بلی کے سامنے آ کر اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو وہ ہم سب کو ہلاک کر سکتی ہے اور ہم میں سے شاید ہی کوئی ایسا طاقتور چوہا ہو جو اس خونخوار بلی کا مقابلہ کر سکتا ہو۔ اس لئے پہلے ہمیں کسی طرح بلی کو اپنی کسی عیاری کے جال میں پھنسانا ہو گا۔ جب وہ ہمارے جال میں پھنس جائے گی تو ہم اسے آسانی سے ہلاک کر دیں گے''۔ عیار چوہے نے کہا۔

''وہ کیسے۔ خونخوار بلی کو ہم احمق کیسے بنا سکتے ہیں''۔ سردار چوہے نے اور زیادہ حیران ہو کر کہا۔

''اگر ہم اس بلی کے سامنے جا کر اسے اپنی ملکہ تسلیم کر لیں تو''۔ عیار چوہے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بلی اور ہماری ملکہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو عیار چوہے''۔ سردار چوہے نے اسی انداز میں کہا۔

''جنگل کی رہنے والی بلیاں بے حد احمق اور خوشامد پسند ہوتی ہیں سردار۔ اگر ہم چوہے بھی ان بلیوں کے سامنے جا کر ان کی تعریفیں کرنی شروع کر دیں تو بلیاں ہم سے دشمنی کرنا بھی بھول جاتی ہیں اور اگر کسی

بلی کو حسین ترین بلی، شہزادی بلی، رانی بلی، ملکہ بلی یا پھر مہارانی بلی کا خطاب دیا جائے تو وہ خوشی سے دیوانی ہو جاتی ہیں اور خود کو وہی تصور کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ اس وقت انہیں کچھ اور نہیں سوجھتا وہ صرف خیالوں ہی خیالوں میں خود کو شہزادی، رانی، مہارانی یا ملکہ ہی تصور کرنا شروع کر دیتی ہیں اور اس موقع کا فائدہ اٹھا کر بعض چوہے اس کے سامنے پڑا ہوا گوشت کا ٹکڑا بھی اٹھا کر بھاگ جائیں تو اس بلی کو کچھ ہوش نہیں رہتا"۔ عیار چوہے نے کہا۔

"اوہ۔ کیا تم اس بلی کو احمق بنا سکتے ہو"۔ سردار چوہے نے اس کی بات سمجھتے ہوئے کہا۔

"ہاں سردار۔ کیوں نہیں۔ اگر آپ اجازت دیں اور میرے ساتھ چند اور چوہے بھیج دیں تو میں اس بلی کو آسانی سے اپنی عیاری کے جال میں پھنسا لوں گا۔ جیسے ہی وہ میرے عیاری کے جال میں آئے گی میں اسے ہلاک کر دوں گا اور جس درخت کی جڑوں میں آپ کا بیٹا چھپا ہوا ہے اسے وہاں سے نکال کر بھی لے آؤں گا"۔ عیار چوہے نے کہا۔

''اوہ اگر تم نے ایسا کر دیا تو میں تمہارا منہ سرخ دانوں سے بھر دوں گا جو میں نے اپنے خزانے میں جمع کر رکھے ہیں''۔ سردار چوہے نے خوش ہو کر کہا۔

''کیا آپ مجھے سرخ دانے دیں گے۔ موٹے موٹے سرخ دانے''۔ عیار چوہے نے خوش ہو کر کہا اور سردار چوہے نے اسے سرخ دانے دینے کا وعدہ کر لیا تو عیار چوہے نے بھی وعدہ کر لیا کہ وہ ہر صورت میں خونخوار بلی کو ہلاک کر کے اس کے خوف کی وجہ سے چھپے ہوئے سردار کے بیٹے کو وہاں سے نکال کر لے آئے گا۔

عیار چوہے نے سردار سے ایک سونے کا تاج لیا جو انہیں جنگل سے ملا تھا اور سردار ہونے کے ناطے وہ تاج اس نے اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ وہ تاج کسی انسانی آبادی کی ننھی شہزادی کا تھا جو اپنے ماں باپ کے ساتھ اس جنگل میں سیر کرنے آئی تھی اور اس کا تاج وہیں گر گیا تھا۔ تاج کے ساتھ عیار چوہے نے چھ چوہے لئے اور ایک بڑی رسی اور ایک تلوار لے کر وہ جنگل کی طرف چل دیا جہاں سردار چوہے کا بیٹا

چھپا ہوا تھا اور وہاں ایک طاقتور اور خونخوار بلی اس چوہے کے انتظار میں بیٹھی ہوئی تھی۔

جب عیار چوہا اپنے ساتھیوں کو لے کر اس درخت کے سامنے پہنچا تو وہ بھی اس طاقتور اور خوفناک بلی کو دیکھ کر ڈر گیا۔ مگر پھر اس نے حوصلہ کیا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو ایک جگہ چھپایا اور خود اس درخت کی طرف بڑھ گیا جس کے نیچے بلی بیٹھی ہوئی تھی۔ عیار چوہا بلی سے چھپ کر درخت پر چڑھ گیا۔

''سنو موٹی بلی۔ میری آواز سنو''۔ عیار چوہے نے درخت پر چڑھنے کے بعد خود کو ایک ڈال کے پیچھے چھپا کر اس میں موجود ایک چھوٹے سے سوراخ سے بلی کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی تیز اور کرخت آواز میں کہا اور بلی اس کی آواز سن کر بری طرح سے چونک پڑی اور حیرت سے چاروں طرف دیکھنے لگی۔

''کون ہے۔ یہ کس کی آواز ہے''۔ بلی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں شم شم دیو ہوں اور میں ان جنگلوں کا بادشاہ ہوں جہاں تمہارا اور چوہوں کا قبیلہ آباد ہے''۔ عیار

چوہے نے اپنی آواز میں بھاری پن پیدا کرتے ہوئے کہا۔ اور دیو کا سن کا بلی گھبرا کر چاروں طرف دیکھنے لگی۔

''شم شم دیو۔ لیکن تم ہو کہاں۔ تم مجھے دکھائی کیوں نہیں دے رہے ہو اور تم یہاں کیوں آئے ہو''۔ موٹی بلی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''میں یہاں غیبی حالت میں رہتا ہوں۔ اس لئے تمہیں دکھائی نہیں دے رہا اور میں یہاں تمہیں اس جنگل کی ملکہ بنانے کے لئے آیا ہوں''۔ عیار چوہے نے کہا۔

''ملکہ''۔ موٹی بلی نے چونک کر کہا ملکہ بننے کا سن کر اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔

''ہاں۔ تم مجھے بے حد پسند ہو موٹی بلی۔ تم نے ابھی تھوڑی دیر پہلے تین چوہوں کو ایک ساتھ پکڑ کر انہیں ہلاک کر کے کھایا تھا۔ میں تمہاری یہ بہادری دیکھ کر بہت خوش ہوا تھا۔ میں اپنے جنگلوں میں موجود چوہوں کے قبیلے کو پسند نہیں کرتا اور میں چاہتا ہوں کہ یہاں صرف بلیوں کا قبیلہ رہے اور تمہارے قبیلے کی

تمام بلیاں چوہوں کے قبیلے کو ختم کر دیں اس لئے میں تمہیں یہاں بلیوں کی ملکہ بنانے آ گیا ہوں۔ جب تم بلیوں کی ملکہ بن جاؤ گی تو تمہارے جسم میں اور زیادہ طاقت آ جائے گی اور قبیلے کی تمام بلیاں بھی تمہارا ہر حکم مانیں گی پھر تم اپنے قبیلے کی بلیوں کے ساتھ چوہوں کے قبیلے میں جانا اور تمام چوہوں کو ہلاک کر دینا"۔ عیار چوہے نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے۔ کیا واقعی میں اپنے قبیلے کی ملکہ بن سکتی ہوں"۔ بلی نے خوش ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اگر تم ملکہ بننا چاہتی ہو تو پھر تمہیں وہی کرنا ہو گا جو میں کہوں گا۔ بولو۔ میری باتوں پر عمل کرو گی"۔ عیار چوہے نے کہا۔

"ہاں ہاں۔ ملکہ بننے کے لئے میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں۔ بولو مجھے کیا کرنا ہے۔ جلدی بولو۔ اگر میں بلیوں کی ملکہ بن گئی تو اس سے بڑھ کر میرے لئے خوشی کی اور کیا بات ہو گی"۔ موٹی بلی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے تو تم اپنی آنکھیں بند کرو اور سر جھکا

کر نیچے بیٹھ جاؤ تم اس وقت تک آنکھیں نہیں کھولو گی جب تک میں نہ کہوں"۔ عیار چوہے نے کہا تو بلی نے فوراً سر نیچے کیا اور آنکھیں بند کر کے بیٹھ گئی۔ یہ دیکھ کر عیار چوہے نے چٹانوں کے پیچھے چھپے ہوئے ایک چوہے کو اشارہ کیا جس کے پاس تاج تھا۔ وہ چوہا تاج لے کر ڈرتا ڈرتا چٹان کے پیچھے سے نکلا اور اس نے آگے آ کر وہ تاج بلی کے سر پر رکھا اور فوراً چٹان کے پیچھے بھاگ گیا۔

"آنکھیں کھولو اور دیکھو میں نے تمہارے سر پر ملکہ کا تاج رکھ دیا ہے"۔ عیار چوہے نے کہا تو موٹی بلی نے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس نے اپنے سر پر ایک خوبصورت تاج دیکھا تو وہ خوشی سے ناچنا شروع ہو گئی۔

"میں ملکہ بلی بن گئی۔ میں ملکہ بلی بن گئی"۔ اس نے زور زور سے چیختے ہوئے کہا۔

"ابھی نہیں۔ جنگلوں کی ملکہ بلی بننے کے لئے تمہیں میری ایک بات اور ماننی پڑے گی"۔ عیار چوہے نے اسی انداز میں کہا۔

''تم نے میرے سر پر ملکہ کا تاج رکھا ہے شم شم دیو۔ میں اب وہی کروں گی جو تم کہو گے''۔ موٹی بلی نے خوشی بھرے لہجے میں کہا۔

''تم اس درخت کے تنے سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو جاؤ۔ میں یہاں جادو سے چھ چوہوں کو بلاؤں گا وہ ایک رسی سے تمہیں اس درخت سے باندھ دیں گے اور پھر وہی چوہے تمہارے سامنے آ کر تمہیں جھک کر سلام کریں گے اور جنگلوں میں دوڑ جائیں گے اور چوہوں اور بلیوں کے قبیلے میں جا کر یہ اعلان کر دیں گے کہ تم بلیوں کی ملکہ بن چکی ہو۔ لیکن خبردار ان چوہوں کو تم کچھ نہیں کہو گی اگر تم نے ان چوہوں کو نقصان پہنچانے یا ہلاک کرنے کی کوشش کی تو میں شم شم دیو تمہیں اسی وقت جلا کر بھسم کر دوں گا''۔ عیار چوہے نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ نہیں میں چوہوں کو کچھ نہیں کہوں گی۔ تم جیسا کہو گے میں وہی کروں گی''۔ موٹی بلی نے خوف سے کہا اور پھر وہ درخت سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔ عیار چوہے کے اشارے پر چھ چوہے ڈرتے

ڈرتے چٹان کے پیچھے سے رسی لے کر نکلے اور پھر انہوں نے موٹی بلی کو درخت سے باندھنا شروع کر دیا۔ موٹی بلی موٹے دماغ کی مالک تھی اسے تو ملکہ بننے کی خوشی تھی اس لئے اس نے ان چوہوں کو کچھ نہ کہا تھا۔ جب چوہوں نے بلی کو باندھ دیا تو عیار چوہا درخت سے اترا اور تلوار لے کر موٹی بلی کی طرف بڑھا اور پھر اس نے بلی کے پیٹ میں تلوار مار مار کر اسے ہلاک کر دیا۔ موٹی بلی عیار چوہے کی عیاری میں آکر ہلاک ہو گئی اور عیار چوہا اس کے سر سے تاج اتار کر اور درخت کی جڑوں سے سردار کے بیٹے کو نکال کر اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر وہاں سے اپنے قبیلے کی جانب بھاگ گئے۔ عیار چوہے نے ایک موٹی اور خونخوار بلی کو عیاری سے اپنے جال میں پھنسا کر ہلاک کر دیا تھا اور سردار کے بیٹے کو بھی بچا لیا تھا۔ اس لئے وہ خوش تھا بے حد خوش۔

ختم شد

بچوں کے لئے دلچسپ اور خوبصورت کہانیاں